فتوی نمبر:AB006

تاریخ:15 جنوری 2020

بسم اللہ نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

دار الافتاء فیضان شریعت

الکریم گارڈن مارکیٹ، فیز 1، نزد مناواں پولیس ٹریننگ سنٹر بالمقابل سوتر مل اسٹاپ لاہور، پاکستان

Gmail:azharmadani85@gmail.comContact: +923214061265

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ ہیٹر کے سامنے نماز پڑھنا کیسا؟ زید کا کہنا ہے کہ ہیٹر سامنے ہونے کی صورت میں نماز نہیں ہوتی کہ مجوسی آگ کی عبادت کرتے ہیں، جبکہ بکر کہتا ہے کہ نمازی سامنے کیسی ہی آگ ہو نماز بغیر کسی کراہت کے ہو جاتی ہے اور بطور دلیل بخاری شریف کی روایت پیش کرتا ہے کہ حضور کے سامنے بحالت نماز جہنم پیش کی گئی، اگر آگ سامنے ہونے کی صورت میں نماز نہ ہوتی یا اس میں کسی قسم کی کراہت ہوتی تو حضور کے سامنے جہنم بحالت نماز کیوں پیش کی جاتی؟ جواب مدلل و مفصل عطا فرمائیں۔ بینوا و توجروا

سائل: عبد اللہ (پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ہیٹر کو حرارت حاصل کرنے کے لئے رکھا جاتا ہے اس کی عبادت مقصود نہیں ہوتی اس لئے ہیٹر سامنے ہونے کی صورت میں نماز ادا کرنا جائز ہے اس سے نماز میں کوئی فرق نہیں پڑتا جیسے چراغ، لالٹین یا شمع کے سامنے نماز پڑھنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ ان سے روشنی کا حصول مقصود ہوتا ہے نہ کہ عبادت کرنا تاہم اگر اسکو ایک طرف اس طرح رکھ دیا جائے کہ اس کی جانب سجدہ نہ ہو تو یہ بہتر ہے، البتہ بھڑکتی آگ اور دہکتے انگاروں والے چولہے یا تنور کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ لہذا زید کا یہ کہنا غلط ہے کہ "ہیٹر سامنے ہونے کی صورت میں نماز نہیں ہوتی" کیونکہ اس میں مجوسیوں سے مشابہت نہیں کہ وہ بھڑکتی آگ کی عبادت کرتے ہیں جبکہ ہیٹر میں بھڑکتی آگ نہیں ہوتی اور اگر بھڑکتی آگ سامنے ہو تو یہ بھی زیادہ سے زیادہ مکروہ تنزیہی ہے اور مکروہ تنزیہی گناہ نہیں اور نماز بھی ہو جائے گی لیکن مکروہ تنزیہی سے بھی بچنا چاہئے۔ اور بکر کا بخاری شریف کی حدیث سے استدلال کر کے کسی بھی طرح کی آگ سامنے ہونے کی صورت میں بلا کراہت نماز کو جائز ماننا بھی ہر گز درست نہیں کہ بخاری شریف کی حدیث مبارکہ میں جہنم کی آگ دکھائی گئی جو کہ دیگر افراد کو نظر نہ آئی بلکہ فقط حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دیکھی کیونکہ وہ آگ حسی نہیں تھی اور نہ ہی اس کی عبادت کی جاتی ہے جبکہ مجوسی جو آگ جلاتے ہیں وہ حسی، سب کو نظر آتی اور عبادت کے لئے جلائی جاتی ہے لہذا عالمِ غیب کے احوال پر عالمِ شہادت کے معاملات کو قیاس کرنا درست نہیں۔ اب اسکی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

فتاوی قاضی خان میں ہے:"**ویکرہ ان یصلی وبین یدیہ تنور او کانون فیہ نار موقودۃ لانہ یشبہ عبادۃ النار وان کان بین یدیہ سراج او قندیل لایکرہ لانہ لایشبہ عبادۃ النار**" تنور یا ایسا چولہا، جس میں بھڑکتی آگ ہو، تو اس کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ ہے، کیونکہ یہ آگ کی عبادت کے مشابہ ہے اور اگر نمازی کے سامنے چراغ یا لالٹین ہو تو اس میں کراہت نہیں، کیونکہ یہ آگ کی عبادت کے مشابہ نہیں۔

(فتاوی قاضی خان، کتاب الصلاۃ، باب الحدث فی الصلاۃ وما یکرہ فیھا ومالا یکرہ، جلد1، صفحہ119، مطبوعہ: کوئٹہ)

فتاوی عالمگیری میں ہے:"**ومن توجہ فی صلاتہ إلی تنور فیہ نار تتوقد او کانون فیہ نار یکرہ، ولو توجہ الی قندیل والی سراج لم یکرہ ھکذافی محیط السرخسی، وھو الاصح**" جو شخص تنور یا چولہا جس میں آگ جل رہی ہو اس کی طرف منہ کرکے نماز پڑھے تو مکروہ ہے اور اگر لالٹین یا چراغ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھے تو مکروہ نہیں۔

(فتاوی عالمگیری، جلد1 صفحہ108 کتاب الصلاۃ، الباب السادس فی الحدث فی الصلاۃ، الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلوۃ ومالا یکرہ: کوئٹہ)

امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں:" شمع یا چراغ یا قندیل یا لیمپ یا لالٹین یا فانوس نماز میں سامنے ہو تو کراہت نہیں، کہ ان کی عبادت نہیں ہوتی اور بھڑکتی آگ اور دہکتے انگاروں کا تنور یا بھٹی یا چولہا یا انگیٹھی سامنے ہوں تو مکروہ کہ مجوس ان کو پوجتے ہیں"۔ (فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ619، رضا فاؤنڈیشن: لاہور)

صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی بہار شریعت، نماز کے مکروہات تنزیہیہ میں عالمگیری کی مذکورہ بالا عبارت(**ومن توجہ فی صلاتہ الی تنور۔۔۔الخ**)خلاصۃً بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:"جلتی آگ نمازی کے آگے ہونا باعث کراہت ہے، شمع یا چراغ میں کراہت نہیں" (بہار شریعت، جلد1، حصہ3، مکروہات کا بیان، صفحہ636، مکتبۃ المدینہ: کراچی)

بکر نے بخاری شریف کی جن احادیث کی طرف اشارہ کیا ہے وہ احادیث مع شرح ملاحظہ فرمائیں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:"**قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرضت علی النار وانا اصلی**"

یعنی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا کہ میرے سامنے جہنم لائی گئی۔

اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے:"**قال انخسف الشمس فصلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم قال اریت النار فلم ار منظرا کالیوم قط افظع**" حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: سورج گہن لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اور فرمایا مجھے جہنم دکھائی گئی اتنا خوفناک منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

(صحیح بخاری، جلد1، صفحہ128،127، باب من صلی وقدامہ تنور او نار او شئی۔۔۔ حدیث52،51، مطبوعہ: لاہور)

ان دونوں احادیث مبارکہ کی شرح میں فقیہ اعظم ہند شارح بخاری مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

اگر نمازی کے آگے معبودان باطلہ میں سے کچھ ہو تو نماز مکروہ ہے اگرچہ نیت خالص اللہ عزوجل کی (عبادت کی) ہو۔ بلکہ اگر معاذاللہ صد بار معاذاللہ معبود باطل کی نیت ہو تو نماز کی صحت تو الگ رہی سرے سے ایمان ہی رخصت۔ اور اس کراہت کی وجہ مشرکین کیساتھ مشابہت اور عوام کو غلط فہمی میں ڈالنا ہے۔

مزید ان احادیث کو دلیل بناکر ہر طرح کی آگ کے سامنے نماز پڑھنے کو بلا کراہت جائز سمجھنے والوں کے بارے میں فرماتے ہیں:

اس حدیث سے ۔۔۔ استدلال تام نہیں اس لئے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روبرو جہنم کا پیش کیا جانا خرقِ عادت کے طور پر عالم غیب کی بات تھی، صحابہ کرام نے کہاں دیکھا۔ عالمِ غیب کے جو احوال بطور خرق عادت ظاہر ہوں ان پر عالم شہادت کے احوال کا قیاس صحیح نہیں۔ مثلاً اسی واقعے میں لے لیجئے، نمازی کے آگے ایسی چیز ہونے سے نماز مکروہ ہوتی ہے جس سے دل بٹے یہ خود ان کو بھی تسلیم ہے۔ اور یہاں جنت اور دوزخ کے سامنے آنے سے حضور کا دل بٹا، ایک روایت میں ہے کہ حضور آگے بڑھے کہ جنت سے ایک خوشہ لے لوں پھر پیچھے ہٹے، نیز جنت میں جنتیوں کو اور جہنم میں جہنمیوں کو دیکھا، جہنم کی خوفناکی سے متاثر بھی ہوئے۔ اس کا بھی امکان قوی ہے کہ جنتیوں میں سے اور جہنمیوں میں سے کسی کا منہ حضور اقدس صلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف رہا ہو۔ حالانکہ نمازی کا کسی مرد یا عورت کی طرف منہ کرنا مکروہ ہے۔ تو کیا ان عالمِ غیب کے احوال پر قیاس کرکے یہ حکم دینا درست ہو گا کہ نمازی کے آگے کچھ بھی ہو اس سے اس کا کتنا ہی دل بٹے، لوگ نمازی کی طرف منہ کئے ہوں نماز میں کوئی کراہت نہیں آئے گی؟

کچھ آگے فرماتے ہیں: "جہنم کی آگ کسی کی معبود نہیں آتش پرست اپنی بھڑکائی ہوئی آگ کو پوجتے ہیں، جہنم کی آگ کو نہیں، جہنم ممایعبد میں داخل ہی نہیں۔" (نزہۃ القاری شرح صحیح بخاری، جلد 2 صفحہ 149 تا 151، فرید بک سٹال: لاہور)

واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ أتم و أحکم

کتبہ: ابو حمزہ محمد آصف مدنی غفرلہ المولیٰ القدیر

19 جمادی الاولیٰ 1441ھ 15 جنوری 2020

الجواب صحیح

أبو أطهر محمد أظهر العطاري المدني عفی عنه الباري